سوموار
۱۸۔ جولائی ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل [illegible]
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۵۸ | سوموار [illegible] صفر ۱۴۱۵ھ ' ۱۸ وفا ۱۳۷۳ ہش ' ۱۸۔ جولائی ۱۹۹۴ء

دُعاؤں اور عمل کا رستہ ایک ہونا چاہئے

اگر ہم ہر نماز میں دعا کرتے ہوئے یہ سوچا کریں کہ دعا ہم یہ کر رہے ہیں اور کام کون سے کر رہے ہیں؟ دعاؤں کا رستہ اُور ہے اور ہمارا چلنے کا رستہ اُور ہے تو اسی وقت انسان کے دل پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔ عام انسان سے اگر کچھ مانگے اور دل میں کچھ اُور بات ہو تو یہ بھی منافقت ہے اور ایک مکروہ بات ہے۔ مگر خدا سے کچھ اُور مانگے اور کچھ اَور کرنے کے ارادے ہوں تو یہ ایک بہت ہی بڑا خوف کا مقام ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

زبان سے دعویٰ کرنا کہ میں نجات پا گیا ہوں یا خدا تعالیٰ سے قوی رشتہ پیدا ہو گیا ہے' آسان ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ وہ کہاں تک ان تمام باتوں سے الگ ہو گیا ہے۔ جن سے الگ ہونا ضروری ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتا ہے وہ پالیتا ہے۔ سچے دل سے قدم رکھنے والے کامیاب ہو جاتے ہیں اور منزلِ مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ جب انسان کچھ دین کا اور کچھ دنیا کا ہوتا ہے۔ آخر کار دین سے الگ ہو کر دنیا ہی کا ہو جاتا ہے۔ اگر انسان رَبّانی نظر سے مذہب کو تلاش کرے تو تفرقہ کا فیصلہ بہت جلد ہو جائے۔ مگر نہیں یہاں مقصود اور غرض یہ ہوتی ہے کہ میری بات رہ جائے۔ دو آدمی اگر بات کرتے ہیں' تو ہر ایک ان میں سے یہی چاہتا ہے کہ دوسرے کو گرا دے۔ اس وقت تو چیونٹی کی طرح تعصب' ہٹ دھرمی اور ضد کی بلائیں لگی ہوئی ہیں۔ غرض میں آپ کو کہاں تک سمجھاؤں بات بہت باریک ہے اور دنیا اس سے بے خبر ہے اور یہ صرف خدا ہی کے اختیار میں ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص ۴۹۲۔ ۴۹۳)

حُسنٗ احسان اور خوبصورتی کا ہر پہلو خدا تعالیٰ میں پایا جاتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

کوئی پہلو حُسن یا اِحسان کا ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں نہ پایا جاتا ہو۔ خوبصورت ہے تو ایسا کہ کوئی عیب اور کوئی نقص اس میں نہیں ہے۔ اور پھر ساری خوبیاں جمع ہیں اور محسن ہے تو ایسا کہ پیدا بھی کرتا ہے۔ پھر بڑھاتا اور بہت بڑھاتا ہے اور یہ ایک دو سے نہیں بلکہ سب سے خواہ کوئی (ایمان دار) ہو یا کافر اپنی ربوبیّت کا تعلق رکھتا ہے۔ جب یہ بات ہوئی تو پھر اس سے زیادہ حسین اور خوبصورت اور کون ہو سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ کبھی کسی انسان سے قطع تعلق نہیں کرتا۔ بلکہ انسان خود ہی اپنی ذات میں بغاوت کر کے اس کی ربوبیت کو اپنے اوپر بند کر دے تو کر دے۔ خدا تعالیٰ کبھی انسان سے اپنی ربوبیت کو نہیں ہٹاتا۔ دیکھو' اللہ تعالیٰ کا سورج نکلتا ہے اور سب کو روشنی پہنچاتا ہے۔ اگر کوئی کم بخت خود دروازے بند کر کے اندر اندھیرے میں بیٹھ رہے یا نادانی سے اپنی آنکھوں کو ضائع کر کے سورج کی روشنی سے محروم ہو جائے تو یہ اور بات ہے خدا تعالیٰ کی جو چیز ہے وہ سب کو ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے وہ انعامات جو بلا عمل ملتے ہیں اور سب کے لئے یکساں ہیں لیکن انسان اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے ان سے محروم ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑا انعام جو دنیا کو خدا تعالیٰ سے ملا وہ (کلام پاک) ہے اور ساری دنیا کے لئے ہے۔ اگر کوئی انسان آپ ہلاک اور تباہ ہونا چاہے اور اس سے آنکھیں بند کر لے تو وہ اور بات ہے ورنہ قرآن سب جہان کے لئے ہے اس میں مصر' عرب' افریقہ' امریکہ' یورپ وغیرہ کسی جگہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ جہاں جہاں قرآن پہنچے سب کے لئے ہدایت ہے اور جو اس کو قبول کرے اسی کو کامیابی حاصل ہو سکتی ہے اور جو قبول نہ کرے اور ہلاک ہو جائے یہ اس کی اپنی غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انعاموں میں کمی نہیں کی۔ اگر بندہ اپنی غلطیوں اور نادانیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے انعامات کے دروازے بند کر لے تو یہ اس کا قصور ہے نہ کہ خدا تعالیٰ اس کے انعامات بند کر دیتا ہے۔ (از خطبہ ۹ ر اپریل ۱۹۱۵ء)

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد یامین صاحب (عرف منّی صاحب) برادر چوہدری محمد یوسف صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ۵/۶ جولائی کی درمیانی شب وفات پاگئے۔

نماز جنازہ بیت المہدی میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے ۶۔ جولائی بعد عصر پڑھائی۔ بعد تدفین مکرم مولانا عبد الباسط شاہد صاحب نے دعا کرائی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم میر عبد الباسط صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ ۲۸۔ جون ۹۴ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت میر عبد الحسیب نام عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

مضمون نگار حضرات کیلئے

○ اگر آپ کا مضمون ایک ورق سے زیادہ پر مشتمل ہے تو پن لگایئے۔ کھلے کاغذات بھیجنے سے کتابت میں غلطی کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

(ادارہ)

فوری ضرورت ہے

○ ڈی سی موٹر وائینڈنگ' آرمیچر وائنڈنگ' ہائی وولٹیج ٹرانسفارمر اور ہر قسم کے جنریٹرز کو ٹیسٹ کرنے میں ماہر افراد کی ایک کمپنی کو فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد مکرم امیر صاحب / مکرم قائد صاحب کی تصدیق کے ساتھ فوری رابطہ قائم فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

۱۸- وفا ۱۳۷۳ ھش ۱۸- جولائی ۱۹۹۴ء

مزکّی کی صحبت

یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اپنے احکام بتا دیتا اور ان سے یہ توقع رکھی جاتی کہ وہ ان احکام پر عمل کر کے خدا رسیدہ انسان بن جائیں گے آخر تعلیم ہوتی تو اسی لئے ہے کہ اس پر عمل کر کے فائدہ اٹھایا جائے۔ لیکن اس طرح فائدہ اٹھائے جانے کے علاوہ فائدہ کو اور زُود تر اور موثر تر بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے احکام ایک شخص کو بتاتا ہے اور اسے لوگوں کے لئے نمونہ بھی بنا دیتا ہے۔ یعنی وہ شخص سب سے پہلے خود ان احکام پر عمل کرتا ہے اور ایک بہتر نمونہ پیش کرتے ہوئے لوگوں کو نیکی اور خدا رسیدگی کی طرف بلاتا ہے اور جو لوگ اس کے اس طرح تربیت یافتہ ہوتے ہیں وہ اس تعلیم پر بہترین عمل کرنے والے اور اس سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے ہوتے ہیں۔

یہ ایک مثال ہے انسانی فطرت کی۔ کہ اسے تعلیم کی بھی ضرورت ہے یعنی ہدایت کی تعلیم کی اور اسے ایک نمونہ کی بھی ضرورت ہے۔ نمونہ دیکھتا ہے اور تعلیم پر عمل کرتا ہے۔ تو اس کی مٹی سونا اور سونا کندن بن جاتا ہے۔ اس بات کا تعلق اس شخص سے بھی ہے جو خدا کی طرف سے ہدایت لے کر آتا ہے اور اس کے بعد ان لوگوں سے بھی جو بہتر نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ جو نیک نیتی کے ساتھ نیک اعمال کرتے ہیں اور تزکیہ کی صورت میں اس کے پھل پاتے ہیں ایسے لوگ ہمیشہ دنیا میں موجود رہتے ہیں۔ دنیا فسق و فجور سے بھر بھی جائے تو کہیں نہ کہیں ایسے لوگ ضرور موجود ہوتے ہیں جنہیں پارسا کہا جا سکتا ہے اور جن کے ساتھ لگ کر پتھر بھی سونا بن جاتا ہے اسی لئے تو کہا گیا ہے کہ سچوں کے ساتھ رہو۔ اگر سچے موجود ہی نہ ہوں تو ان کے ساتھ رہا کیسے جائے۔ اور کہتے ہیں نا کہ ایسے ہی اچھے لوگوں کی وجہ سے دنیا قائم ہے۔ اگر دنیا کا ہر فرد بُرا ہو جائے تو یہ دنیا قائم رہنے کے قابل نہ رہے اور قائم رہے بھی نہ۔ ایک اور بات بھی لوگ کہتے ہیں اگرچہ اس کے کہنے کا طریق تو عجیب سا ہے لیکن ایک حقیقت کی طرف نشاندہی کرتی ہے۔ وہ بات یہ ہے کہ ہر بچے کی پیدائش بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ابھی انسانوں سے مایوس نہیں ہوا۔ بالفاظ دیگر دنیا میں نیکی موجود ہے اور نیکی کے تسلسل کا امکان ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ ”تزکیہ اخلاق اور نفس کا نہیں ہو سکتا جبتک کہ کسی مزکّی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہے۔“

یہ ارشاد نہ صرف آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہی نہیں بلکہ ہماری زندگی کی بہتری کا دارومدار اسی پر ہے۔

ہم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ اچھی صحبت اختیار کرے اور اس کے اچھے اثرات قبول کرے۔ احمدیہ جماعت میں خدا کے فضل سے ایسے ایسے لوگ موجود ہیں جو پارس کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمارے بچوں۔ جوانوں اور بوڑھوں کو بھی ان کی صحبت سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جب دوست ربوہ تشریف لاتے ہیں تو ربوہ کے ایسے بزرگوں سے ضرور ملاقات کیا کریں۔ ان کے پاس گذارا ہوا ایک ایک لمحہ زندگی کا سرمایہ بن سکتا ہے۔ پس۔ ہم سب کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

اللہ ہمیں صحبتِ صالحین کی توفیق ارزائی فرمائے۔

گل و بلبل کے فسانے نہ سناؤ مجھ کو
زخم جو کھائے ہیں تم نے وہ دکھاؤ مجھ کو
مجھ کو آسائش و راحت بھی نوید غم ہے
اپنے ماحول سے افسردہ بناؤ مجھ کو

ابوالاقبال

مری فرحتِ جان کے ساز کا تیرا جَور و ستم ایک مضراب ہے
زخم کو زخم رہنے دیا عمر بھر عشق کو کس قدر پاسِ آداب ہے

مَیں ورق پر ورق داستاں لکھ تو دوُں کون سمجھے گا لیکن اس انداز کو
میرے ہر لفظ میں ایک طوفان ہے مری ہر بات میں ایک گرداب ہے

یہ تری خسروانہ تعلّی ہے کیا کجکلاہی کی تاریخ پر غور کر
رات کی رات ہی کا تو قصّہ ہے یہ اور وہ بھی ادھورا سا اک خواب ہے

سب عبادت گہوں کا حقیقی تصوّر عبادت گذاروں کی کثرت سے ہے
اس سے وابستہ گنبد نہ مینار ہے اس کا معیار منبر نہ محراب ہے

جن کے دن بھی دُعاؤں سے سرشار ہیں جن کی راتیں عبادت سے بیدار ہیں
ان کے شکوے بجا ان کی آہیں رسا عرش پر استجابت بھی بیتاب ہے

رات کو رات کہتے رہو دوستو' دن کہو گے تو دن اس سے شرمائے گا
آبجُو کی سمندر سے نسبت ہی کیا وہ کراں در کراں اور یہ پایاب ہے

میں نے مانا نسیم آج ماحول میں کوئی شمعیں بجھانے میں مصروف ہے
مجھکو کیا میرے قلب و نظر میں نہاں ایک سورج ہے اور ایک ماہتاب ہے

نسیم سیفی

دعا کی برکات

وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے' وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق بن جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت دو روپیہ

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

خورِ تاباں سیہ گشت است از بدکاریٔ مردم
زمیں طاعون ہمے آرد پئے تخویف و انذارے

لوگوں کی بدکاریوں سے چمکتا ہوا سورج بھی سیاہ ہو گیا اور زمین بھی ڈرانے کی خاطر طاعون لا رہی ہے

بہ تشویشِ قیامت ماند ایں تشویش گر بینی
علاجے نیست بہرِ دفعِ آں جز حُسنِ کردارے

یہ مصیبت قیامت کی مانند ہے اگر تو غور کرے اور اس کے دور کرنے کا علاج سوائے نیک اعمال کے اور کچھ نہیں۔

نشاید تافتن سر زاں جنابِ عزّت و غیرت
کہ گر خواہد کشد در یکدمے چوں کرم بیکارے

اس بارگاہ عالی سے سرکشی نہیں کرنی چاہئے اگر وہ چاہے تو ایک دم میں نکمے کیڑے کی طرح تجھے فنا کردے

من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کن بارے
خرد از بہرِ ایں روز ست اے دانا و ہشیارے

میں نے ہمدردی سے یہ بات کہی ہے اب تو خود غور کرلے اے سمجھ دار انسان۔ عقل اسی دن کے لئے ہوا کرتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ مبذول فرماتے ہیں اور دنیا کی کیفیت کا نقشہ بھی کھینچتے ہیں۔ دنیا میں جس طرح گناہ گاری رواج پکڑ گئی ہے۔ اور لوگ برے کام کر رہے ہیں حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ان برے کاموں کی تاریکی کی وجہ سے چمکنے والا سورج بھی سیاہ ہو گیا ہے۔ یہ بات بدیوں کی انتہا کو پیش کرنے کے لئے کہی گئی ہے اور فرماتے ہیں کہ ان بدیوں سے باز آنے کے لئے لوگوں کو اس طرح بھی ڈرایا جارہا ہے کہ زمین میں طاعون پھیلنے والی ہے۔ گویا کہ آسمان نے بھی سورج کو سیاہ کر کے بتا دیا کہ بدیوں کی سیاہی بہت بڑھ گئی ہے اور زمین نے بھی اب اپنی طرف سے انسانوں کو متوجہ کر دیا اور ایسا کرنے کے لئے طاعون کے آنے کی خبر دے دی۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اگر انسان غور کرے تو ان بدیوں کے سلسلے میں دل میں جو تشویش پیدا ہوتی ہے وہ بعینہٖ اس تشویش کے مطابق ہے جس کا تعلق قیامت سے ہے۔ اور چونکہ قیامت میں صرف نیک کام انسان کے کام آئیں گے اس لئے فرماتے ہیں کہ موجودہ صورت کا حل صرف اور صرف یہ ہے کہ انسان اچھے اچھے کام کرے اور اپنے کردار کو بہتر بنائے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی ضرورت کو پیش کرتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ یہ ایسا مقام نہیں ہے کہ جہاں سرکشی کی جائے۔ کیونکہ جہاں تک خدا تعالیٰ کی طاقت اور اس کی جبروت کا تعلق ہے انسان تو ایک کیڑے کی طرح ہے جسے ایک دم میں فنا کیا جا سکتا ہے۔ حضرت صاحب از راہِ ہمدردی فرماتے ہیں کہ چاہئے کہ لوگ اس بات پر غور کریں اور حقیقت یہ ہے کہ ہر سمجھدار انسان کو عقل اسی لئے دی جاتی ہے کہ وہ ان پر غور کرے اور بلا تاخیر غور کر کے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔ اپنے حسن کردار سے خود بھی فائدہ اٹھائے۔ اور دوسروں کی بھی رہنمائی کرے۔

حضرت صاحب کے یہ ارشاد ہماری اپنی کیفیت کا آئینہ پیش کرتے ہیں اور ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول کراتے ہیں کہ ہمیں حسن کردار ہی بدیوں سے بچا سکتا ہے۔ اور حسن کردار ہی کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان اشعار کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے مطابق عمل کرنے کی بھی۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

> اپنے پہلوں کو آپ یاد رکھیں اور ان کے لئے دعائیں کیا کریں تو اللہ تعالیٰ آئندہ نسلاً بعد نسلٍ آپ کے ذکر کو زندہ رکھے گا اور آپ کے لئے دعائیں کرنے والے پیدا ہوتے رہیں گے۔ پس وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جن کے پہلے بھی دعائیں ہوں جن کے بعد بھی دعائیں ہوں اور وہ خود بھی دعاؤں کے سائے تلے پرورش پا رہے ہوں۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بات کہنے کا طریق

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ۳۱ اگست ۱۹۹۱ء کو فرمایا:-

بات کہنے کا طریقہ ہوتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ سمجھایا ہے۔ ایک مثال بار بار دی ہے اور اس کے باوجود بات دلوں میں نہیں بیٹھتی۔ میں نے یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ اگر آپ بھوکی بھی ہوں' سخت تکلیف میں ہوں۔ اور کوئی شخص آپ سے کہے کہ یہ کھانا ہے' زہر مار کرو نہیں تو دفعہ ہو جاؤ تو آپ کہیں گی۔ ہاں! میں دفعہ ہو جاتی ہوں مگر میں اس بدبخت کھانے کو نہیں کھاؤں گی۔ جس کے ساتھ بے عزتی کی جا رہی ہے۔ جس کے ساتھ سختی کی جارہی ہے۔ باغیرت عورتیں ایسے موقعہ پر اٹھ کر چلی جائیں گی۔ کہ تم اور تمہارا کھانا جہنم میں جاؤ۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر کھانا کھایا بھی ہو اور پیٹ بھرا ہوا اور کوئی لجاجت کے ساتھ پیار کے ساتھ بار بار کہتا ہے کہ ذرا میری خاطر کچھ چکھ تو لو۔ تو انسان کا دل نرم پڑ جاتا ہے۔ انسان کہتا ہے اچھا کوئی بات نہیں۔ میں چکھ ہی لیتا ہوں۔ بعض دفعہ میری بچیاں جب ڈائٹنگ (Dieting) کرتی ہیں تو مجھے یہی کرنا پڑتا ہے (اس قسم کی ڈائٹنگ کے میں بڑا سخت خلاف ہوں کہ برے حال ہوئے۔ رنگ پیلے پڑ گئے' ہڈیوں کا رس چوسا جارہا ہے۔ اور سمارٹ بننے کے شوق میں کھانے بند ہوئے پڑے ہیں) میں ان کی منت سماجت کرتا ہوں۔ میں کہتا ہوں دیکھو! یہ میں نے کھایا ہے بہت ہی اچھی چیز ہے۔ ذرا چکھ تو لو۔ وہ کہتی ہیں۔ نہیں ابا! بالکل بھوک نہیں۔ میں کہتا ہوں خیر یہ تو جھوٹ ہے کہ بھوک نہیں تم نے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ نہیں کھانا۔ مگر چلو میری خاطر۔ آخر بڑے نخروں کے بعد وہ بالآخر مان جاتی ہیں۔ کہ اچھا آپ کی خاطر تھوڑا سا چکھا دیں۔ اور وہ تھوڑا سا چکھتی ہیں۔ تو ان کو مزا آتا ہے پھر تھوڑا سا میں اور چکھا دیتا ہوں۔ تو نصیحت میں بھی یہی طریق ہے۔ کوئی الگ طریق نہیں ہے۔ انسانی فطرت تو وہی ہے جو باپ بیٹی کے تعلقات میں ہے۔ وہی ماں بیٹی کے تعلقات میں ہے۔ وہی ایک صدر کی اپنی ممبرات کے تعلقات میں ہے۔ فطرت انسانی تو بدلا نہیں کرتی۔ اس طریق سے آپ نصیحت کر کے دیکھیں پھر دیکھیں کہ کیسی کیسی پاکیزہ اور عظیم الشان تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دعائیں آپ کے لئے) کا ایک اقتباس میں نے اسی موقعہ کے لئے رکھا ہوا تھا جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں' جی ایک بات ہی کی تھی! ایک بات ہی تو تھی!! بات سے کیا ہو گیا۔ یہ بات غلط ہے۔ بات ہی سے تو سب کچھ ہوتا ہے۔ بات ہی سے قومیں بنا کرتی ہیں۔ اور بات ہی سے قومیں بگڑ جایا کرتی ہیں۔ بات ہی سے لوگوں کے مقدر روشن ہو جاتے ہیں اور بات ہی سے لوگوں کے مقدر ڈوب جاتے ہیں۔ اور تاریک ہو جایا کرتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے بھی اس بارے میں بہت دفعہ متنبہ فرمایا کہ زبان سے متعلق ہوشیار رہو۔ یہ جسم کا ایک چھوٹا سا لوتھڑا ہے۔ لیکن اس سے تمہاری تقدیر بن بھی سکتی ہے اور بگڑ بھی سکتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بارے میں فرماتے ہیں:-

سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی۔ تو معلوم ہونا چاہئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں۔

یعنی جب ہم تقویٰ کی بات کرتے ہیں تو یہ مطلب نہیں کہ تقویٰ ایک ہی چیز ہے۔ ایک ہی لفظ ہے یا ایک ہی مضمون کا نام ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

تقویٰ کی شاخیں تو بہت پھیلی پڑی ہیں انسانی زندگی کے مختلف شعبوں پر تقویٰ کے شعبے حکمران ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ اس حکمرانی کو قبول کرتے ہیں کچھ اس حکمرانی کو رد کر دیتے ہیں۔ (تو دیکھیں کس حیرت انگیز حکمت کے ساتھ آپ فرماتے ہیں) تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ جیسے مکڑی کا جال پھیلا ہوا ہوتا ہے اس کے تار پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ آپ نے اس سے مثال دی اور اس مثال میں فی ذاتہٖ بہت عجیب حسن ہے۔ مکڑی کے جالے کے تار اس کثرت سے ہر طرف پھیلے ہوتے ہیں کہ یہ ممکن نظر نہیں آتا کہ پتہ کریں کہ کدھر سے نکلا اور کہاں چلا گیا۔ اور پھر باریک ہوتے ہیں ایسے باریک کہ بعض جانوروں کو' بعض کیڑے مکوڑوں کو دکھائی بھی نہیں دیتے اور وہ اس میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ تو جس انسان کی بصیرت کمزور ہو وہ باریک جال نہیں دیکھ سکتا۔ اور اس کو پتہ نہیں لگتا کہ تقویٰ کے جال کہاں کہاں پھیلے ہوئے ہیں۔ کہاں کہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ اور جس کی نظر روشن ہو اس کو پتہ لگ جاتا ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ نے آسمان سے نور بصیرت عطا فرمایا تھا۔

باقی صفحہ ۵ پر

شیخ عبدالقادر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک

حضرت خدیجہؓ کا ایک بھتیجا حکیم بن حزام تھا جو کہیں تجارت کے سلسلے میں باہر گیا تو ایک غلام خرید لایا جسے آخر اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کی نذر کر دیا۔ حضرت خدیجہ نے اسے ہوشیار دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ یہ زید بن حارثہ تھے۔ جن کی وفاداری کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بہت عزیز رکھتے تھے۔ اور زیدؓ کو بھی حضور ﷺ سے اس قدر محبت تھی کہ جب ان کے والد حارثہ اور ان کے چچا کعب ان کو لینے کے لئے مکہ آئے تو انہوں نے ان کے ساتھ جانے کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے کو ترجیح دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زید کی یہ حالت دیکھی تو فوراً کعبہ میں لے جاکر لوگوں کے سامنے اس کی آزادی کا باآواز بلند اعلان فرما دیا اور چونکہ ابھی متبنّٰی یعنی منہ بولا بیٹا بنانے کی ممانعت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اس لئے حضورؐ نے زیدؓ کو اپنا متبنّٰی بھی بنا لیا۔ اور اب اس زمانے کے دستور کے مطابق زید بن حارثہ زید بن محمد ﷺ کہلانے لگ گیا۔ لیکن گو ممانعت الٰہی کے بعد زید بن محمدؐ کی بجائے زید بن حارثہؓ ہی اختیار کیا گیا مگر محبت میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک اس کے ساتھ دن بدن ترقی کرتا گیا۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ حضرت عبدالمطلب کی وفات کے بعد اس خاندان کی حالت کمزور ہو گئی تھی اور حضرت ابو طالب کا گذارا مشکل سے چلتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس تکلیف کو دیکھ کر اپنے دوسرے چچا عباسؓ سے یہ مشورہ کیا کہ کیا اچھا ہو اگر ان کے ایک بیٹے کو آپ گھر لے جائیں۔ اور ایک کو میں لے آؤں۔ عباسؓ کو یہ تجویز پسند آئی دونوں حضرت ابو طالب کے پاس گئے انہوں نے عقیل کو جس سے بہت محبت تھی اپنے پاس رکھ لیا اور دوسرے کے متعلق کہا کہ اگر چاہو تو لے جاؤ۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں حضرت علیؓ آئے۔ اور جعفرؓ کو عباسؓ لے گئے۔

اب آپ ﷺ بالکل جوان تھے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ آپ کا حلیہ مبارک بیان کر دیا جائے۔ درمیانہ قد' جسم ہر طرح موزوں' رنگ گورا مگر سرخی مائل' سر کے بال کسی قدر خم دار' سر بڑا' سینہ فراخ' ہاتھ پاؤں بھرے بھرے' ہتھیلیاں چوڑی' چہرہ گول' پیشانی اور ناک اونچی' آنکھیں سیاہ اور روشن اور پلکیں دراز تھیں۔ چلنے میں وقار تھا اور بات آہستہ فرماتے تھے۔ خوشی اور غمی دونوں حالتوں کی علامات آپ کے چہرے سے برابر ظاہر ہوتی تھیں۔ اب حضور کی بعثت کا زمانہ قریب آ رہا تھا اور گو حضور ﷺ بچپن سے ہی عامۃ الناس کی مجالس میں شرکت نہیں فرمایا کرتے تھے' بلکہ قوم کی حالت دیکھ کر آپؐ کا دل کڑھتا رہتا تھا۔ اور خدا تعالیٰ سے ان کی اصلاح کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ لیکن ان ایام میں تو آپؐ کا یہ حال تھا کہ دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کے سوا کوئی کام نہیں تھا۔ لکھا ہے کہ آپؐ کئی کئی دن کا کھانا ساتھ لے کر مکہ سے تین میل کے فاصلے پر غار حرا میں عبادت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ چنانچہ بخاری میں حضرت عائشہؓ صدیقہ سے روایت ہے کہ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ آپ کو کثرت سے رؤیائے صالحہ ہونی شروع ہوئیں اور یہ وحی کی ابتدا تھی۔

وحی کی ابتداء

اب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چالیس سال کو پہنچ چکی تھی اور آپ حسب معمول غار حرا میں خدا کی یاد میں مصروف تھے۔ کہ ناگاہ رمضان کے مبارک مہینہ میں پیر کے دن آپؐ کے سامنے ایک فرشتہ نمودار ہوا اور آپؐ سے مخاطب ہو کر بولا اقراء پڑھ یعنی منہ سے بول یا لوگوں تک پیغام الٰہی پہنچا۔ آپؐ نے فرمایا ما انا بقارئٍ میں تو نہیں پڑھ سکتا یعنی میری طاقت سے تو یہ کام باہر ہے فرشتہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جواب سن کر آپ کو سینے سے لگا کر زور سے بھینچا اور پھر چھوڑ کر کہا اقراء مگر آپؐ کی طرف سے پھر وہی جواب تھا کہ ما انا بقارئٍ تیسری مرتبہ زور سے بھینچنے کے بعد جب فرشتہ الٰہی کو یہ تسلی ہو گئی کہ اب آپؐ کی طبیعت اس پیغام الٰہی کو پہنچانے کے لئے تیار ہو چکی ہے تو بولا:-

پڑھ یعنی منہ سے بول یا پہنچا لوگوں تک اپنے رب کا نام جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے۔ ہاں پڑھ تیرا رب بہت عزت اور شان والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا' سکھایا اس نے انسان کو وہ کچھ۔ جو وہ جانتا نہ تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ الفاظ سننا تھا۔ کہ آپؐ پر گھبراہٹ اور اضطراب کا عالم طاری ہو گیا۔ آپؐ غارِ حرا سے نکل کھڑے ہوئے اور جلد جلد گھر لوٹے اور خدیجہ سے فرمایا۔ مجھ پر کپڑا ڈالو۔ مجھ پر کپڑا ڈالو۔ آپ کی یہ حالت دیکھ کر حضرت خدیجہؓ بھی گھبرا گئیں اور فوراً کپڑا اوڑھا دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب آپؐ کی گھبراہٹ قدرے کم ہوئی تو آپؐ نے حضرت خدیجہؓ سے سارا ماجرا بیان فرمایا حضرت خدیجہؓ جنہیں آپ کی صداقت پر پورا یقین تھا۔ بولیں:-

نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ آپؐ خوش ہوں خدا کی قسم اللہ آپؐ کو (اس کام میں جو آپ کے سپرد کیا گیا ہے) کبھی رسوا نہیں کریگا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ سچ بولتے اور لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں اور آپؐ میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو اور لوگوں میں نہیں پائی جاتیں۔ پھر آپؐ مہمان نواز ہیں اور راستی کی راہ میں جو روکیں پیش آئیں۔ آپؐ ان کا ازالہ کر کے اس راستی کی اعانت کرتے ہیں"۔

اس تسلی اور تشفی کے بعد حضرت خدیجہ آپؐ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو ان کا چچا زاد بھائی تھا۔ لیکن شرک سے بیزار ہو کر عیسائی مذہب اختیار کر چکا تھا۔ اور چونکہ وہ گذشتہ انبیاء کی کتب سے کسی قدر واقف تھا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سن کر فوراً بول اٹھا کہ یعنی یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ پر وحی لاتا تھا۔ اے کاش مجھ میں طاقت ہوتی۔ اے کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں جب تیری قوم تجھے وطن سے نکال دے گی"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ورقہ بن نوفل کے یہ الفاظ سنے تو حیران ہو کر پوچھا کیا میری قوم مجھے نکال دیگی" ورقہ نے کہا "ہاں کوئی رسول نہیں آیا۔ کہ اس کے ساتھ اس کی قوم نے عداوت نہ کی ہو۔ اور اگر میں اس وقت تک زندہ رہا۔ تو میں اپنی پوری طاقت کے ساتھ تیری مدد کرونگا"۔

اس ملاقات کے بعد ورقہ بن نوفل تو جلد فوت ہو گئے اور انہیں وہ دن دیکھنے نصیب نہ ہوئے جن کی انہیں انتظار تھی۔

مگر آپ بدستور غارِ حرا میں تشریف لے جاتے رہے اور برابر یاد الٰہی میں لگے رہے۔ اس اثنا میں کچھ عرصہ تک تو آپ پر کوئی وحی نازل نہ ہوئی اور آپ کے یہ دن بڑی

باقی صفحہ ۷ پر

آپ کا خط ملا

مولانا محمد منور صاحب لکھتے ہیں:-

میں آج کل بیماری کی وجہ سے صاحبِ فراش رہتا ہوں۔ بینائی کے ضعف کی وجہ سے لکھنا پڑھنا بھی قریباً متروک ہو چکا ہے۔ البتہ روزنامہ الفضل کسی نہ کسی طور ہر روز پڑھ لیتا ہوں۔

مورخہ بارہ جولائی ۹۴ء کے الفضل میں جناب ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کے ایک فقرہ نے میرے ذہن کو بری طرح جھنجھوڑ دیا ہے اور مجھے اٹھ کر بیٹھنے اور یہ چند سطور لکھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے بارہ میں انہوں نے لکھا ہے۔

"راجیکی صاحب بہت بڑے عالم باعمل تھے۔ مگر تقریر کرنا انہیں نہیں آتا تھا۔ بات کرتے کرتے کسی نکتہ پر فلسفیانہ موشگافیاں کرنے لگتے اور کہیں کے کہیں نکل جاتے..... ہم اپنے تجربہ کی بات کہتے ہیں کہ گھنٹوں مولانا صاحب کی صوفیانہ گفتگو سنی۔ خاک بھی پلے نہ پڑا

(الفضل ۱۲- جولائی ۹۴ء ص ۴ کالم ۴)

شاید جناب پرویز صاحب موصوف کے ذہن میں کوئی انوکھی تعریف ہو۔ جس کے مطابق حضرت مولانا راجیکی صاحب "مقرر" قرار نہ پا سکے ہوں۔ لیکن ہزارہا لوگوں نے حضرت مولانا صاحب موصوف کی تقاریر سنی ہیں۔ ان سے بے پناہ استفادہ کیا ہے۔ اور وہ یہ بات ماننے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوں گے کہ تقریر کرنا انہیں نہیں آتا تھا'

میں نے حضرت مولانا صاحب کے درس بھی سنے ہیں۔ تقاریر بھی سنی ہیں۔ ان میں ایک لفظ بھی ضرورت سے زائد نہیں ہوتا تھا۔ نہ ہی کوئی فقرہ مہمل اور بے معنی ہوتا تھا۔ ساری تقریر نہایت دلپذیر اور قابلِ فہم اور وسیع معارف پر مشتمل ہوتی تھی۔ انہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ان کے جانشینوں کی تصانیف کا بکثرت اور بڑا گہرا مطالعہ کیا ہوا تھا۔ پرانے علماء مفسرین ادیبوں۔ شاعروں اور نحویوں کے علمی ورثہ کو اپنے سدا بہار حافظہ میں بڑی عمدگی سے محفوظ رکھتے تھے اور نہایت مناسب و موزوں رنگ میں اس کا استعمال فرماتے تھے۔

راقم الحروف حضرت مولانا صاحب کے بیان کردہ مضامین سے عمر بھر استفادہ کرتا رہا ہے۔ اور انہیں ہمیشہ دعائے خیر سے یاد کرتا ہے۔ غیر از جماعت بھی ان کے خطابات سے بے حد متاثر ہوتے تھے اور ان کی علمی عظمت کا اعتراف کرتے تھے۔ میں اپنے عزیز قارئین سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وہ جناب پروفیسر صاحب کے بیان سے یہ تاثر

باقی صفحہ ۷ پر

مولانا عبدالباسط شاہد

بھٹو سے بھٹو تک

نفیس صدیقی صاحب کی تصنیف "بھٹو سے بھٹو تک" بہت نفیس اور عمدہ کتابت وطباعت جلد اور گرد پوش کے ساتھ جنگ پبلشرز کی طرف سے ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی تھی۔

نفیس صدیقی صاحب اور اس کتاب کے تعارف کے سلسلہ میں پیش لفظ میں محترمہ بے نظیر بھٹو لکھتی ہیں "نفیس صدیقی ان پاکستانیوں میں سے ہیں جو جمہوریت کیلئے اس جدوجہد میں شامل رہنے پر فخر کر سکتے ہیں۔ انسانی حقوق اور شہری آزادیوں کے موقف پر نفیس صدیقی کو شہربدر ہونا پڑا۔ قیدوبند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ نفیس صدیقی نے پاکستان پیپلزپارٹی میں شمولیت اختیار کی تاکہ جمہوریت کی بحالی کے لئے جدوجہد کر سکیں۔ اپنے کالموں سے۔ تحریروں سے۔ اپنی عملی جدوجہد سے انہوں نے اس موقف کو آگے بڑھایا۔ پارٹی کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات کے عہدے پر ہوتے ہوئے ان کی یہ تصنیف پارٹی کے فلسفے اور جدوجہد کی ایک مضبوط کہانی ہے۔ یہ پی پی پی کے ۲۰ سال دور کے اہم کارناموں کی تفصیل ہے........"

بھٹو خاندان سے لگاؤ اور عقیدت مصنف کے مندرجہ ذیل تاثرات سے واضح ہے۔

میرے نزدیک بے نظیر کی قدر و منزلت کا سبب ان کا وزیر اعظم ہونا نہیں تھا بلکہ مجھے تو حیرت ہے کہ وہ اتنی دیر تک اس عہدہ پر کیسے فائز رہ سکیں۔ میرے نزدیک نہ تو ذوالفقار علی بھٹو کا اقتدار سے کوئی تعلق تھا اور نہ ہی ان کی بیٹی کا...... ذوالفقار علی بھٹو ایک تحریک کا نام تھا وہ پیپلزپارٹی کے چیئرمین تھے تب بھی عوام کی تحریک کی قیادت کر رہے تھے اور وزیر اعظم تھے تب بھی وہ عوام کی تحریک کے قائد تھے۔ بے نظیر بھٹو بھی اس تحریک کی وارث ہیں۔ وہ اقتدار میں ہوں یا اقتدار سے باہر ہوں۔ انہیں پاکستانی عوام کی انقلابی تحریک کی قیادت کرنا ہے"۔ ص ۱۱

پیش لفظ۔ دیباچہ اور دس ابواب پر مشتمل ۱۹۲ صفحات کی یہ کتاب جناب بھٹو کے اقتدار میں آنے اور پھر ان کے زوال کی کہانی ہے۔ محترمہ بے نظیر کے اقتدار میں آنے کا بھی ذکر ہے۔ مسٹر بھٹو پر جو مقدمہ چلایا گیا تھا اس کا تفصیلی ذکر بھی موجود ہے۔ مسٹر بھٹو نے عدالت میں اپنے مذہبی رجحانات کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے جو بیان دیا وہ کئی لحاظ سے قابل توجہ ہے۔ انہوں نے کہا:

مجھے اس عدالت میں کہا گیا کہ میں صرف نام کا مسلمان ہوں۔ آج بات کا آغاز نام کے مسلمان کے مسئلے سے کروں گا۔

مائی لارڈ!! ایک اسلامی ملک میں ایک کلمہ گو کے لئے یہ ایک غیر معمولی واقعہ ہو گا کہ وہ ثابت کرے کہ وہ مسلمان ہے۔ یہ اسلامی تمدن کی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے کہ ایک مسلمان صدر۔ ایک مسلمان رہنما ایک مسلمان وزیر اعظم جسے مسلمان قوم نے منتخب کیا ہو۔ ایک دن اپنے آپ کو اس حیثیت میں پائے کہ جہاں اسے یہ کہنا پڑے کہ "میں ایک مسلمان ہوں" یہ ایک ہراساں کردینے والا مسئلہ ہی نہیں بلکہ ایک کربناک معاملہ بھی ہے۔ یہ مسئلہ اصطلاحاً" عوام کے انقلاب یا کسی تحریک کے نتیجہ میں نہیں کھڑا کیا گیا جو اس کے خلاف چلائی گئی ہو کہ ایک مخص مسلمان نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ کوئی خواہ کتنے ہی اعلیٰ عہدے پر کیوں نہ ہو دراصل اسے اس معاملے میں دخل دینے کا استحقاق نہیں ہے۔ کسی ادارے یا عدالتی بچ کا حق نہیں بنتا کہ وہ ایک ایسے معاملہ پر اپنی رائے دے جس پر رائے دینے کا اسے کوئی جائز حق حاصل نہ۔

یور لارڈ شپ!! میں یہاں مسلمان بادشاہ ہارون الرشید کی مثال پیش کروں گا۔ ہارون الرشید کے دربار میں مسلمانوں کے ایک بہت بڑے عالم نے اٹھ کر ہارون الرشید سے مخاطب ہو کر پوچھا "فرض کیجئے کہ میں آپ کو یہ بتادوں کہ آج سے میں خدا پر ایمان نہیں رکھتا تو؟" ہارون الرشید نے جواب دیا تھا "میں تمہاری بات پر یقین نہیں رکھتا۔ کیونکہ اس پر یقین کرنا میرا کام نہیں۔ یہ تمہارا اور خدا کا معاملہ ہے وہیں پر یہ طے ہو گا کہ آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ صحیح ہے یا نہیں لیکن جہاں تک میرا معاملہ ہے تو میرا عقیدہ یہ ہے کہ آپ مسلمان ہیں کیونکہ آپ ایک مسلمان تھے۔ میں اپنے سماج کی اس بردباری کے تحت اسے قبول کرتا ہوں۔

اسی تسلسل میں مختلف مذاہب کے نقطہ ہائے نظر پیش کرنے کے بعد مسٹر بھٹو نے کہا "سماج میں سماجی برائیاں جنم لیتی ہیں جو انسان اور انسان کے مابین تخلیق پاتی ہیں اور ان کی سزا اسی دنیا میں ہی دی جاتی ہے........ لیکن خدا کے خلاف بھی انسان جرم کرتے ہیں جن کا اسلام میں ذکر موجود ہے لیکن ان گناہوں کا تصفیہ خدا اور انسان کا معاملہ ہے اور اس کا فیصلہ خدا روز حشر کو کرے گا......... اسلام خدا کا جو تصور پیش کرتا ہے وہ رب العالمین کا تصور ہے۔ وہ سارے جہانوں کا خدا ہے۔ وہ صرف مسلمانوں کا ہی خدا نہیں........"

(صفحہ ۱۵۵- صفحہ ۱۵۶)

عدالت کی طرف سے مداخلت پر اور انہیں اصل نکتہ پر بولنے کے لئے توجہ دلانے پر مسٹر بھٹو نے کہا مائی لارڈ! جیسا کہ اس سے پہلے میں کہہ چکا ہوں کہ ایک مسلمان کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ کلمے میں ایمان رکھتا ہو اور اسے پڑھتا ہو۔ اس حد تک بات جا سکتی ہے کہ جب ابوسفیان مسلمان ہوئے اور انہوں نے کلمہ پڑھا تو رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے سوچا کہ ابوسفیان کی اسلام دشمنی اتنی شدید تھی کہ شاید ابوسفیان نے اسلام کو محض اوپری اور زبانی سطح پر تسلیم کیا ہو لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس سے اختلاف کیا اور فرمایا کہ جونہی انہوں نے ایک بار کلمہ پڑھ لیا تو وہ مسلمان ہو گئے۔ اس لحاظ سے اسلام کا نقطہ نظر بہت سادہ ہے یہ ایک بنیادی تصور ہے۔ اسلام بذات خود توکل فروتنی اور تسلیم و رضا ہے۔ یہ بنیادی رضا جوئی ہے۔ اسلام مکمل رضاجوئی اور اطاعت کا نام ہے۔ یہ مذہب بنیادی طور پر توکل اور فروتنی کا نام ہے۔ عجزو انکسار اور اطاعت اس کا بنیادی محور ہے" صفحہ ۱۵۷

مصنف کا دعویٰ ہے کہ "شہید بھٹو کے دینی نظریات بھی سائنسی تھے" اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں کہ ---- لیکن ستم ظریفی دیکھئے کہ ۱۹۷۰ء کی دہائی میں ایک طرف ملاّ اور دوسری طرف پاکستان کے عقیدہ پرست کیونسٹ یعنی دونوں اپنی اپنی عقیدہ پرستی کی وجہ سے شہید بھٹو کی مخالفت کرتے رہے۔ ہمارے ملک میں مذہب کے نام پر جو تحریکیں چلائی جاتی رہی ہیں ان کے متعلق مسٹر بھٹو کا تبصرہ معنی خیز ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"...... جہاں تک شریعت کا مسئلہ تھا ہم نے اس کے لئے اقدامات کر دئے ہیں لیکن اب مولانا مودودی اور نسیم ولی خاں کہتے ہیں کہ یہ اصل مسئلہ ہے ہی نہیں حالانکہ ان کے جنرل سکرٹری رفیق باجوہ نے کہا تھا کہ اگر حکومت نظام مصطفیٰ لے آئے۔ تو ہم دستبردار ہو جائیں گے۔ اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مسئلہ شریعت یا دھاندلی کا نہیں بلکہ اس رقم کا ہے جو ملک میں بڑے پیمانے پر بکھیری جا رہی ہے۔ ص ۱۴۶

بقیہ صفحہ ۳

چنانچہ آپ نے مثال بھی بہت عمدہ دی کہ "جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں" فرمایا:

"تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد' زبان' اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے کہ تقویٰ کا تعلق انسانی جسم کے ہر عضو سے ہے انسانی جسم کے ہر حصہ سے ہے ہر خلئے سے ہے اور عقائد سے بھی ہے زبان سے بھی ہے اور اخلاق سے بھی ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے"

یہ نہیں فرمایا کہ عقائد کا معاملہ سب سے نازک ہے' یہ نہیں فرمایا کہ اعضائے بدن کا معاملہ سب سے نازک ہے۔ یہ فرمایا کہ جہاں تک زبان کا تعلق ہے تقویٰ کا سب سے زیادہ نازک تعلق زبان سے ہے۔ اور اس کے متعلق میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں انسان بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے۔ اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا۔ یہ بات مردوں پر بھی چسپاں ہوتی ہے اور عورتوں پر بھی چسپاں ہوتی ہے۔ (لیکن اگر میرا اندازہ درست ہے اور اس بارے میں اگر آپ مجھے معاف فرمائیں تو میں یہ کہوں گا کہ عورتوں کے مزاج میں یہ بات زیادہ داخل ہے) ایک عورت کوئی بات کہتی ہے تو آگے سے اس کو ٹکا کر جواب دے کر گھر آتی ہے اور آ کر کہتی ہے اس نے یہ کہا تھا میں نے آگے سے اس کو یہ کہہ دیا۔ اب بیٹھی جلتی رہے گی۔ میں نے بھی نہیں چھوڑا۔ وہ کیا سمجھتی ہے میں تو اس سے بھی زیادہ سخت ہوں۔ اور پرانے زمانے میں بعض عورتیں اس بات پر فخر کیا کرتی تھیں کہ ہم سے زیادہ "کپتی" کوئی نہیں۔ وہ "کپتی" ہو گی تو اپنے گھر پر۔ میرے جیسا کوئی "کپتا" کہاں سے ہو گیا۔ یہ ہمارے معاشرے کی بدبختی ہے۔ جن معاشروں میں یہ بدبختی نہیں۔ وہ خوش نصیب ہیں۔ ہر جگہ کی عورت ایک جیسی نہیں ہے۔ کیونکہ فطرت کے لحاظ سے تو ایک ہے۔ لیکن عادتوں کے لحاظ سے مختلف ہے۔ لیکن جہاں تک ہندوستان اور پاکستان کے معاشرے کا تعلق ہے۔ میرا بچپن ہی سے یہ تاثر ہے کہ اس معاملہ میں عورتیں' مردوں کو پیچھے چھوڑ جاتی ہیں۔ مرد غصے سے کھلی کھلی صاف بات کر کے آ جاتا ہے اور بسا اوقات پھر بھول بھی جاتا ہے بتاتا بھی نہیں لیکن کسی عورت نے اگر ٹکا کر جواب دیا ہو تو گھر آکر ضرور بتاتی ہے اور بڑے فخر سے بتاتی ہے کہ ایسا مزا آیا۔

دیکھیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نظر اس کے دل تک پہنچی ہے۔ اس کے دل کی پاتال تک بھی پہنچی ہے۔ فرماتے ہیں۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے' اس وقت خدا کا خوف نہیں ہوتا۔ اس وقت خدا کی محبت کی طلب نہیں ہوتی۔ یہ خیال نہیں ہوتا کہ اس بات سے خدا خوش ہو گا یا ناراض ہو گا۔ کوئی انسان ایک تلخ بات جوابا کہہ دیتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔ اور اس بات کو کہنے سے سننے والا برا بنے یا نہ بنے یہ خود برا بن جاتا ہے۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر۲۹۵۶۱ میں شفیق احمد کھوکھر ولد میاں فضل دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال ۱۰ ماہ ۱ دن بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ باب الابواب ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۹۔۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ جرمن مارک ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شفیق احمد کھوکھر جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱ عبداللطیف موسیٰ جرمنی۔ گواہ شد نمبر۲ رشید علی زاہد جرمنی۔

مسل نمبر۲۹۵۶۲ میں فرحت شمیم کھوکھر زوجہ شفیق احمد کھوکھر قوم۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ باب الابواب ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۹۔۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر۔/۳۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ فرحت شمیم کھوکھر جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱ عبداللطیف موسیٰ جرمنی۔ گواہ شد نمبر۲ رشید علی زاہد جرمنی۔

مسل نمبر۲۹۵۶۳ میں بابر جاوید صاحب ولد فضل محمد صاحب قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۸۵ء ساکن زیورچ سوئٹزرلینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۱۔۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ نقد جمع شدہ چالیس ہزار سوس فرانک اس وقت مجھے مبلغ۔/۲۴۰۰ فرانک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بابر جاوید زیورچ سوئٹزرلینڈ۔ گواہ شد نمبر۱ خادم حسین وڑائچ زیورچ سوئٹزرلینڈ۔ گواہ شد نمبر۲ بشیر احمد طاہر سوئٹزرلینڈ۔

مسل نمبر۲۹۵۶۴ میں صاحبزادہ آفتاب احمد صاحب ولد صاحبزادہ غلام احمد صاحب قوم افغان پیشہ طالب علم عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بازید خیل ضلع پشاور حال بیلجیم بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۶۔۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۹۱۰۳ بیلجیم فرانک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد صاحبزادہ آفتاب احمد ساکن بازید خیل ضع پشاور حال بیلجیم۔ گواہ شد نمبر۱ واصف احمد بھٹی بیلجیم۔ گواہ شد نمبر۲ ملک غلام نبی شاہد صدر مجلس موصیاں بیلجیم۔

مسل نمبر۲۹۵۶۵ میں بشریٰ پروین احمد زوجہ چوہدری منصور احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر۲۷۶۔ ر۔ ب ضلع فیصل آباد حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۵۔۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔۱۔ زیورات طلائی وزنی ۱۳ تولہ مالیتی ۵۲ ہزار روپے ۲۔ پلاٹ ۱۰ مرلہ واقع چک نمبر۱۲۱ ضلع فیصل آباد مالیتی ۱۲۵۰۰۰۔ ۳۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم ۵ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس ڈالر صرف ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ بشریٰ پروین احمد کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱ منصور احمد خاوند موصیہ کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۲ مبارک علی طاہر وصیت نمبر۲۴۵۹۲۔

مسل نمبر۲۹۵۶۶ میں رضیہ بیگم صادق بیوہ محمد صادق صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۵۔۲۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی ساڑھے تین تولہ نو ہزار چار سو پچاس روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۹۹ ڈالر +۳۰۰ روپے ماہوار بصورت الاؤنس' پنشن وفات یافتہ خاوند مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ رضیہ بیگم صادق کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱ جاوید صادق پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ منیر الحق شاہد وصیت نمبر۱۷۶۱۴۔

مسل نمبر۲۹۵۶۷ میں بشریٰ حسین زوجہ تنویر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۵۔۲۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ بشریٰ حسین کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱ تنویر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ مبارک علی طاہر وصیت نمبر۲۴۵۹۲۔

مسل نمبر۲۹۵۶۸ میں فریدہ نسیم زوجہ نسیم احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۵۔۳۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات وزنی ۱۲۔ اونس ۹ گرام مالیتی۔ ۶۰۰۰ ڈالر اور حق مہر۔/۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ فریدہ نسیم کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱ منیر الحق شاہد وصیت نمبر۱۷۶۱۴۔ گواہ شد نمبر۲ نسیم احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر۲۹۵۶۹ میں مشتاق بشیر احمد ولد بشیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈیا حیدر آباد دکن حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۱۔۲۔۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مشتاق بشیر احمد کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱ محمد سعید وصیت نمبر ۱۰۲۷۵۔ گواہ شد نمبر۲ منیر الحق شاہد وصیت نمبر ۱۷۶۱۴۔

مسل نمبر۲۹۵۷۰ میں عبدالمجید وڑائچ ولد عبدالقدوس قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۹۔۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۵۰ ڈالر ماہوار بصورت جزوقتی ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالمجید وڑائچ کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱ عبدالحمید وڑائچ برادر موصی۔ گواہ شد نمبر۲ منیر الحق شاہد وصیت نمبر۱۷۶۱۴۔

مسل نمبر۲۹۵۷۱ میں شاہد رحمٰن شیخ ولد شیخ عثمان علی صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۸۹۔۲۔۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت سوشل الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شاہد رحمٰن شیخ کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱ محمد سعید وصیت نمبر۱۰۲۷۵ کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۲ عبدالوکیل خلیفہ کینیڈا۔

مسل نمبر۲۹۵۷۲ میں نصیرہ روحی شیخ زوجہ شیخ حمید اللہ صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال ۷ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۱۱۔۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل

جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی ۱۴ تولہ ۹ ماشہ مالیتی۔/۲۷۸۸ ڈالر اور حق مہر بذمہ خاوند محترم دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۳۲ ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کرملی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصیرہ روحی کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱ شیخ حمید اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ محمد سعید وصیت نمبر ۱۰۲۷۵۔

مسل نمبر ۲۹۵۷۶ میں آنسہ عاطف صاحبہ زوجہ عاطف رشید صاحب قوم صدیقی قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۸-۵۲۹ گرام مالیتی ۱۰-۵۹۰۱ ڈالر (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم بیس ہزار روپے (۲۰۰۰۰ روپے) اس وقت مجھے مبلغ یکصد ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آنسہ عاطف کینیڈا گواہ شد نمبر۱ عاطف رشید خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ منیر الحق شاہد وصیت ۱۷۶۱۴

مسل نمبر ۲۹۵۷۷

1- Mrs. A'ah mis'ah w/o Kombali Kamaludin

پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت ۱۹۸۳ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۳۶۴ مربع میٹر مالیتی ۔ ۴۰٬۰۰۰٬۷ روپے (۲) دھان کا کھیت برقبہ ۴۷۶ مربع میٹر مالیتی ۔ ۱٬۲۰۲٬۵۰۰ روپے (۳) سلائی مشین مالیتی بیس ہزار روپے (۲۰٬۰۰۰ روپے) (۴) حق مہر بیس ہزار روپے (۲۰٬۰۰۰ روپے)

میزان ۔ ۱٬۹۸۲٬۵۰۰

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰۰۔ ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۱۵۰۰۰ روپے سالانہ آمد جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ A'ah mis'ah انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ Kombali Kamaludin خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲

E-s Ahmad M'sum s/o Soma

انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۵۷۸

1-EddySutarlans/oAmas

پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۸۲ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین برقبہ ۱۴۵ مربع میٹر مالیتی ۔ ۳٬۰۰۰٬۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ دو لاکھ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Eddy sutarlan انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ s/o A. Mahmud Kombali Kamaludin انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲

Asep Kurniadi s/o S.Resmana

انڈونیشیا

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز منصور احمد ناصر واقف نو (عمر سات سال) ابن مکرم شریف احمد اشرف صاحب مربی سلسلہ کے گلے کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق ٹی بی ہے۔

○ محترمہ حنیفہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب دارالعلوم غربی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ عزیزہ مسرت نذیر صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب 170/10R ضلع خانیوال عرصہ دو ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں مگر افاقہ نہیں ہو رہا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ زوجہ محمد ابراہیم صاحب وصیت نمبر ۱۶۱۵۶ ساکن ۲۱/۴ دارالعلوم غربی ربوہ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کرے۔

○ محترمہ نسیم خدیجہ صاحبہ زوجہ چوہدری رشید احمد صاحب (وفات یافتہ) وصیت نمبر ۱۶۵۸۴ سال ۸۸/۸۹ تک اسلام آباد میں مقیم تھیں کا موجودہ ایڈریس دفتر کو درکار ہے۔ لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارے میں علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

فری کوچنگ کلاس

○ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام کلاس نہم اور دہم کے لئے ۱۶۔ جولائی سے ایوان محمود میں فری کوچنگ کلاس کا اجراء ہو چکا ہے۔ اس کا وقت صبح چھ بجے ہے۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۳

گھبراہٹ اور بے چینی میں گذرے۔ چنانچہ یہی وہ زمانہ ہے جو فترۃ الوحی کے نام سے مشہور ہے لیکن پھر ایک دن آپ غار حرا سے واپس گھر کی طرف تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں پھر اسی فرشتہ نے آسمان کی طرف سے آپ کو آواز دی آپ اسے دیکھ کر سہم گئے اور گھبرائے ہوئے فوراً گھر آئے اور حضرت خدیجہؓ سے فرمایا۔ مجھ پر کوئی کپڑا ڈال دو۔ حضرت خدیجہؓ نے جلدی سے کپڑا اوڑھا دیا۔ آپ کا لیٹنا تھا کہ ایک پر جلال آواز آپ کے کانوں میں آئی۔

یعنی اے چادر میں لپٹے ہوئے مخص! اٹھ کھڑا ہو۔ اور لوگوں کو خدا کے نام پر بیدار کر۔ اٹھ اور اپنے رب کی بڑائی کے گیت گا اور اپنے نفس کو پاک و صاف کر اور ہر قسم کے شرک سے پرہیز کر"۔

آغاز تبلیغ اب آپؐ کی طبیعت میں بالکل اطمینان تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی برابر نازل ہو رہی تھی آپؐ نے خفیہ خفیہ اپنے ملنے والوں میں توحید الٰہی کی تبلیغ اور شرک کی تردید شروع کردی۔

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۴

ہرگز نہ لیں کہ واقعی حضرت مولانا صاحب کو تقریر کرنا نہیں آتا تھا۔ بلکہ وہ ماہر اور مشاق مقرر تھے اور اس میدان میں اپنی مثال آپ تھے۔

ایک دن پہلے یعنی گیارہ جولائی ۹۴ء کے الفضل میں جناب ایڈیٹر صاحب اخبار "ریاست" دہلی سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون کا ایک مضمون نقل کیا گیا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں کہ انہیں مذہب سے کبھی کوئی لگاؤ نہیں رہا۔ اور ان سے ملنے والے احمدی احباب کی مذہبی گفتگو ان کے لئے "ناقابل برداشت حد تک ذہنی کوفت" کا موجب ہوتی تھی۔ اس سے یہ استنباط نہیں کیا جا سکتا کہ مذہب بیکار کی چیز ہے اور احمدی حضرات بے تکی باتیں کرتے ہیں اس سے صرف اتنا سمجھ میں آتا ہے کہ جناب مفتون صاحب کو مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

جناب پروفیسر صاحب نے اسی مضمون کے آغاز میں مولانا روم کا یہ شعر درج کیا ہے۔

از خدا جوئیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماخدا از فضل رب

میری ان کی خدمت میں مودبانہ گزارش ہے کہ وہ بھی حضرت مولانا صاحب کے بلند علمی و روحانی پایہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے واجبی ادب کو ملحوظ رکھیں اور خدا تعالیٰ سے بار بار توفیق ادب مانگیں۔ وہ ادیب اور شاعر تو ہیں۔ لیکن صرف اس قدر کافی نہیں۔

الطریقہ کلھا ادب۔ بے ادب انسان بڑھتے بڑھتے خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی حکمت کاملہ پر بھی اعتراض کر بیٹھتا ہے۔ اور اس کے کئے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے۔

آخر میں اپنے لئے دعائے صحت کاملہ کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اپنے باادب بندوں میں شامل رکھے۔

دردوں سے فوری نجات

پینز کیوریٹو سمیل PAINS CURATIVE SMELL بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی دردوں کیلئے موثر

24 گھنٹوں کیلئے آزمائش مفت

تفصیلی لٹریچر مفت طلب کریں: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ

فون 04524 771/211283 فیکس 04524-212299

خبریں

ربوہ : 17- جولائی- 1994ء
سخت گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 32 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ دین کے وارث سیاست سے دور رہیں۔ حکومت اللہ کی امانت ہے کسی کو حق نہیں کہ منتخب حکومت کے خلاف لوگوں کو اکسائے۔ علمائے کرام اسلام کو اپنی جاگیر سمجھتے ہیں لیکن حالت یہ ہے کہ وہ باڈی گارڈ کے بغیر سفر نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ غریبوں کا حق مارتے ہیں۔ ظلم کرتے ہیں۔ عوام کے فیصلے نہیں مانتے انہیں اسلام کا نام لینے کا کوئی حق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ زہریلی طاقتیں جمہوریت کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ یہاں جمہوریت نہیں چل سکتی میں ان سے کہتی ہوں کہ آمریت نہیں چلے گی وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ رجعت پسندوں سے کسی صورت سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔

○ امریکہ نے مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے ۴ نکاتی فارمولا پیش کر دیا۔ مشرقی وسطیٰ امن مذاکرات کی طرز پر مذاکرات سے پہلے مذاکرات ہونگے مرحلہ وار مذاکرات قاہرہ برسلز ویانا لندن واشنگٹن اور جنیوا میں ہونگے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کنٹرول لائن سے ملحقہ علاقوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سے بھی ملاقات کی۔

○ تین ملٹی نیشنل کمپنیوں نے پاکستان میں ایٹمی بجلی گھر لگانے کی پیش کش کر دی ہے۔ یہ کمپنیاں روس سے خریدے جانے والے بجلی گھر پاکستان میں نصب کریں گی اس سے پاکستان بجلی برآمد کرنے والے ممالک میں شامل ہو جائے گا۔

○ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ وزیر اعظم دوبارہ حکومت میں آنے کے لئے دیہی سندھ کی نشستیں بڑھانا چاہتی ہیں۔ وٹو نے اس پر رضامند ہو کر پنجاب سے دشمنی کی ہے۔ اس طرح سے وفاق سے پنجاب کو ملنے والی رقوم بھی کم ہو جائیں گی۔ نئی مردم شماری کا سب سے زیادہ نقصان پنجاب اور سرحد کو ہو گا۔

○ کراچی کے تھرمل پاور سٹیشن میں ہولناک آتشزدگی سے ۵ میں سے دو یونٹوں نے کام بند کر دیا۔ لانڈھی قائد آباد اور دیگر علاقوں کو بجلی کی فراہمی معطل ہو گئی۔ فائر بریگیڈ کی دس گاڑیوں نے ۳ گھنٹے میں آگ بجھائی۔ آتشزدگی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

○ گورنر پنجاب نے بتایا ہے کہ میرٹ کے بغیر بھرتی شدہ ۴ ہزار ملازمین فارغ کر دیئے جائیں گے۔ نواز شریف کے دور میں بھرتی کئے گئے ایک ہزار ملازمین کا تعلق پولیس سے ہے۔

○ قومی اسمبلی کے رکن غلام دستگیر خان نے دھمکی دی ہے کہ اگر سرکاری خزانے سے ذوالفقار علی بھٹو کے مزار کی تعمیر شروع ہوئی تو اسے گرا دیں گے۔

○ پنجاب حکومت کو تجویز پیش کی گئی ہے کہ ہسپتالوں ہی میں ڈاکٹروں کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت دی جائے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ روزگار کی شرح میں کمی اور بیروزگاروں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ نوجوانوں کے مسائل چند برسوں میں بے پناہ بڑھ گئے ہیں۔ سابق حکومت نے ان کے لئے کچھ نہیں کیا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ تحصیل عارف والا کو پاکپتن میں شامل کرنے کا فیصلہ تبدیل نہیں ہو گا۔ وزیر اعظم نے میرے فیصلے کو سراہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نظام تعلیم کو غیر سیاسی بنائیں گے۔ اساتذہ کے بچوں کے لئے یونیورسٹی کی سطح تک تعلیم مفت ہو گی۔ تبادلوں اور تقرریوں میں سیاسی مداخلت ختم کر دی جائے گی۔

○ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ ناموس رسالت کے قانون میں تبدیلی کا میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ تاہم وقت کی پابندی اور اعلیٰ حکام سے تحقیقات کے ذریعہ اسے مزید موثر بنایا جا سکتا ہے ایک سیمینار کے شرکاء نے کہا کہ جرم کو قابل دست اندازی پولیس رکھا جائے۔ ایف آئی آر درج ہونے اور ملزم کی گرفتاری کے بعد اعلیٰ افسران تحقیق کریں اور ۴۸ گھنٹوں کے اندر چالان پیش کریں۔ جھوٹا الزام لگانے والے کے لئے بھی سنگین سزا مقرر کیا جائے۔

○ وفاقی وزیر قانون نے کہا ہے کہ توہین رسالت کے جھوٹے مقدموں کی حوصلہ شکنی کی تجاویز پر ضرور عمل ہو گا۔ اندراج مقدمہ کا طریق کار بدلنے اور جھوٹا مقدمہ درج کرانے پر سزا بڑھانے کی تجاویز شریعت کے عین مطابق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کی مذہبی اور اقلیتی جماعتوں نے ان کی اصولی حمایت کی ہے۔ اپوزیشن کو بھی اس سلسلے میں اعتماد میں لیا جائے گا۔

○ سی بی آر نے تمام چھوٹے کارخانہ داروں کو فکسڈ ٹیکس کی پیش کش کر دی ہے۔ متعلقہ صنعت کے نمائندے حکام سے مل کر فکسڈ ٹیکس میں اضافے کی حتمی شرح طے کریں گے۔

○ افغان صدر ربانی کے مجاہدین نے بھارت میں فوجی تربیت لینا شروع کر دی ہے۔

○ راجن پور میں سیلاب سے تباہی مچ گئی۔ روجھان شہر کو خطرہ لاحق ہو گیا۔ کئی سڑکوں پر ٹریفک بند ہو گئی مہمند ایجنسی دادو خیل میں دریائے کابل کے سیلاب میں ایک ہی خاندان کے ۴۔ افراد ڈوب گئے۔

○ پیپلز پارٹی کے فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ ہمارے کارکن بے بس ہو گئے ہیں۔ اگر وزیر اعلیٰ منظور وٹو نے پالیسیاں درست نہ کیں تو نقصان اٹھائیں گے۔

○ لاہور کے علاقے ٹھوکر نیاز بیگ اور اردگرد کے علاقوں کی مکمل ناکہ بندی کر دی گئی ہے۔ پولیس مقابلہ کے بعد علاقے میں زبردست خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ کئی افراد کو نیاز بیگ فائرنگ کے سلسلے میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مکینوں کی بھاری تعداد دوسرے علاقوں کو نقل مکانی کر گئی ہے علاقے میں کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا تمام مارکیٹیں اور کاروباری ادارے مکمل طور پر بند رہے۔

○ سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے کہا ہے کہ نیاز بیگ میں ہر گھر اسلحہ خانہ بن چکا ہے۔ آپریشن کی ضرورت ہے غیر ملکی اسلحہ اور آلات کی موجودگی کے بعد ملک بھر کے عوام کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔

○ تحریک جعفریہ کے سربراہ علامہ سید ساجد علی نقوی نے نیاز بیگ کو محاصرے میں لینے کی سخت مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ حکومت پنجاب "پکا قلعہ آپریشن" جیسے اقدام کے مضمرات کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

○ سیاسی جماعتوں نے کشمیر حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے۔

○ چینی وزیر دفاع پاکستان کے دورے پر کراچی پہنچ گئے وہ وزیر اعظم بینظیر بھٹو سے بھی ملاقات کریں گے۔

○ مشتری سیارے سے دمدار ستارے کے ٹکراؤ کو عوام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارننگ قرار دیا گیا ہے۔ مساجد کی رونقوں میں اضافہ ہو گیا ہے لوگ توبہ استغفار اور دعائیں کر رہے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بارودی سرنگوں سے دو ٹرک ٹکرانے سے ۳۲ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ فوجیوں کی فائرنگ سے ۷ شہری شہید ہو گئے۔ بانہال میں فوجی ٹھکانے پر حملے سے مزید ۱۰۔ فوجی ہلاک ہو گئے۔

○ فیصل آباد کے نواحی گاؤں کھڑیانوالہ کے چک نمبر ۲۲۹/ رب سے دو افراد کی گرفتاری کے لئے جانے والی پولیس پارٹی اور دیہاتی خواتین میں جھڑپ ہو گئی۔ خواتین کی خشت باری سے پولیس بھاگ گئی۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے گروپوں کے درمیان تصادم سے ۵۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ کراچی اور سندھ میں قیامت خیز بارش نے تباہی مچا دی۔ جس سے ۳۲۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ دریائے سندھ میں طغیانی سے کچے کے علاقے کے سینکڑوں دیہات زیر آب آ گئے۔ سکھر کے قریب پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے۔ سڑکوں پر گاڑیاں کئی کئی فٹ پانی پھنسی ہوئی ہیں۔ پھنسے ہوئے لوگوں کو نکالنے کے لئے کشتیاں استعمال کی جا رہی ہیں۔

○ وزیر داخلہ پاکستان کی زیر صدارت اعلیٰ سطحی اجلاس میں فرقہ واریت اور منافرانہ سیاست کے خاتمے کے لئے قانونی سطح کی بجائے انتظامی اقدامات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں مذہبی اور سیاسی تقریبات میں پیشگی اجازت کے بغیر غیر ملکی سفیروں کی شرکت پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ لاؤڈ سپیکر کے استعمال کے قانون پر موثر عملدرآمد کرایا جائے گا۔ فرقہ واریت کے خلاف حکومت علماء اور مذہبی لیڈروں سے رابطے بڑھائے گی۔

جدید فیشن کے سنگ
بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 211806
پروپرائٹر: کے۔ اے۔ بشیر

لاہور میں رہائشی مکان برائے فروخت
کرشن نگر اسلام پورہ لاہور میں ایک کنال رقبہ پر تعمیر شدہ۔ پختہ۔ ڈبل سٹوری مکان۔ مشتمل بر ۱۵ کمرے۔ 4 باتھ۔ 2 کچن۔ برآمدہ۔ پانی۔ بجلی سوئی گیس۔ نیلی بار ویگن سٹاپ کے قریب قابل فروخت ہے۔ لاہور میں رہائش کے خواہشمند احباب کیلئے نادر موقعہ ہے۔
رابطہ کیلئے:
شفا میڈیکو پوسٹ بکس 73 مائیکرو سنٹر
7۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ
لاہور
فون نمبر: 7228596
354259